ٹیلیفون نمبر ۲۵۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۹۶۱

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا

پندرہ روزہ تعلیمی رسالہ

پیام تعلیم

نرخنامہ چندہ

سالانہ …

ششماہی …

فی پرچہ …

نرخنامہ اشتہار

فی صفحہ …

نصف صفحہ …

چوتھائی صفحہ …

ایڈیٹر:- سعید انصاری بی۔ اے (جامعہ)

جلد ۵	۷ و ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء	نمبر ۹ و ۱۰

"تو کہاں ہے"؟

یہ پُرخلوص جذبات بنتِ نذر زاہگیر پٹنہ کی ایک بہن صاحبہ کے دردبھرے دل سے نکلے ہیں جن کے ساتھ امید ہے کہ ناظرین "پیام" کی آواز بھی شامل ہوگی۔ (ایڈیٹر)

اے زمین و آسمان کے مالک! عرش و کرسی کے بنانے والے! لوح و قلم کے بانی! سچ بتا تو کہاں ہے؟

بہتے ہوئے دریاؤں میں یا سمندر کے طوفانوں میں۔ سورج کی کرنوں میں یا چاند کے گورے مکھڑے میں؟ تاروں کی گھٹاؤں میں ہے یا مینھ کی پھواروں میں؟ ندی نالوں کی دھاروں میں ہے یا ہرے بھرے مرغزاروں میں؟ سچ بتا تو کہاں ہے، چمن کے تختوں میں یا گلہائے رنگارنگ کی پنکھڑیوں میں؟ بلبل کے نغموں میں ہے یا کوئل کی کوک میں؟ سچ بتا تو کہاں ہے۔ اے مالک تیرا جلوہ تو سنتی ہوں کہ ہرجگہ یکساں ہے، مگر تو ہرجگہ عیاں ہوکر بھی سب کی آنکھوں سے نہاں ہے۔ مسلم نے تجھے حرم میں پایا تو برہمن نے دیر میں۔ تو وہ مالک ہے جو ہمہ دم اپنے بندوں کی خبرگیری میں سرگرم رہتا ہے۔ سبحان اللہ اگر تیری حمد نہ بھی کی جائے تو تو اس کا محتاج نہیں۔ مگر پوچھنا تو یہ ہے کہ تو کہاں ہے؟ میری عمر آہستہ آہستہ روز بروز گھٹتی جاتی ہے اور تیری قدرت کے مناظر جو ہمہ دم میری آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور پہنچایا کرتے ہیں، نظروں کے سامنے ہیں۔ مگر تیرا پتہ کوئی نہیں بتاتا۔ مولیٰ سچ بتا تو کہاں ہے؟ کیا تو عابد و زاہد کے تقوے میں نہاں ہے یا ان کی جبینِ نیاز میں ہویدا ہے، یا ان کی خلوت ہی میں تیرا جلوہ ہے۔ سچ بتا تو کہاں ہے؟ تجھ سے ملنے کی راہیں کیا ہیں؟ تجھے دیکھنے کی آنکھیں کون سی ہیں؟ اے مالک! مجھے چشمِ بینا دے جو میں تیری قدرت اور تیرا جلوہ دیکھوں۔ موذن نے اذان میں پایا تو ناقوس کی صدا میں بھی تو ہی نظر آیا۔ مگر تو میرے دل کے اندر رہ کر بھی دکھائی نہ دیا۔ اے اللہ! موسیٰ نے تجھے طور پہ دیکھا تو عیسیٰ نے فلک چہارم پر۔ یوسف نے تجھے زنداں میں پایا تو یعقوب نے نابینا ہوکر تجھے دیکھا۔ ایوب نے صبر و شکر میں تو داؤد نے زرہ کی کڑیوں میں تجھے پایا۔ اے مولیٰ! تیرا جلوہ تو ہرجگہ اور ہر ساعت یکساں ہے مگر آنکھوں سے پنہاں ہے۔

تیری قدرت کے مشاہدات، تیرے کرشموں کی نیرنگیاں، تیرے جلووں کی جلوہ آرائیاں ہرجگہ یکساں نظر آئیں۔ کوئی کافر ہو یا مسلم

شذرات

ایک ہمدرد کی ہمدردی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ملحقہ مدارس میں رنگون کا اسلامیہ نیشنل اسکول بالکل ابتدا سے جامعہ کے ساتھ ملحق ہے۔ یہاں کے اساتذہ اور منتظمین نے جامعہ کے ساتھ ہمیشہ جس ہمدردی کا ثبوت دیا ہے اس سے "پیام تعلیم" کے پڑھنے والے واقف ہیں۔

ہم ذیل میں محمد حسین مو صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کے ایک خط سے چند سطریں نقل کرتے ہیں جو آپ نے جامعہ کو دیکھ کر رنگون واپس پہنچنے پر شیخ الجامعہ کو لکھا ہے۔

"دہلی کے قیام کے زمانہ میں آپ اور آپ کے رفقاء کار نے جس خلوص اور محبت کا اظہار میرے ساتھ کیا اس کا اثر میرے دل پر ہمیشہ رہے گا۔ جامعہ کو دیکھنے اور جامعہ کے کارکنوں سے ملنے کے بعد جو جذبات اور خیالات اپنے ساتھ لایا ہوں ان کا اظہار الفاظ میں کرنا میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ انشاء اللہ ان خیالات اور جذبات کو اپنے مدرسہ کی چار دیواری کے اندر عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

"میں نے جامعہ کے ہر شعبہ کو دیکھنے کے بعد ہر پہلو سے اس پر غور کیا۔ میرے نزدیک جامعہ ہی ایک واحد درسگاہ ہے جو ملک اور قوم کی صحیح معنوں میں خدمت کر رہی ہے۔ میں آپ کی اور آپ کے رفقاء کار کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے ایسا مقدس اور اہم کام اپنے ذمہ لیا ہے جس کی ملک اور قوم کو شدید ترین ضرورت تھی۔ درحقیقت ملک اور قوم کے مردہ جسم میں حقیقی زندگی کی تازہ روح پھونکنے والے آپ حضرات ہی ہوں گے۔ اور ہندوستان کی آئندہ تاریخ میں جامعہ اور اصحاب جامعہ کا نام زرین حروف میں لکھا جائے گا۔"

موصوف نے اس خط کے ہمراہ مبلغ ۵۰ روپیہ قبل جامعہ فنڈ کے لئے بھی ارسال فرمائے ہیں۔

ہم تہ دل سے موصوف کی توجہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ رنگون کا یہ اسکول بہترین صحیح اسلامی و قومی تعلیم کا مرکز بنے گا۔ اور دعا ہے کہ جامعہ اور جامعہ والے اپنے آپ کو ایسے نیک خیالات کا اہل ثابت کر سکیں جو موصوف نے ظاہر فرمائے ہیں۔

مبارکباد!

"پیام تعلیم" کے پڑھنے والوں کے لئے م۔ ب ممتاز صاحبہ کا نام غالباً محتاج تعارف نہ ہوگا۔ آپ نے اپنے مضمون اور دلچسپ قصوں اور پاکیزہ نظموں سے جب سے حصہ لینا شروع کیا ہے، اس وقت سے بچوں کے صفحے میں ایک جان سی پڑ گئی ہے۔ "پیام تعلیم" کے چھوٹے بڑے تمام ناظرین و ناظرات اس مسرت افزا خبر کو سن کر بلاشبہ خوش ہوں گے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو ان کی چھوٹی ہمشیر کے الفاظ میں "چاند سا ایک بچہ" عطا فرمایا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سے پیشتر بھی آپ کے دو بچے ہوئے تھے جو زندگی کی چند بہاریں دیکھ کر ماں کی گود کو خالی کر گئے۔ ا۔ خ صاحبہ کی استدعا ہے کہ ناظرین و ناظرات بچہ کی صحت وری و درازی عمر کی دعا فرمائیں اور کوئی صاحب یا صاحبہ بچہ کے لئے تاریخی نام یا قطعہ ارسال فرمائیں تو وہ اور م۔ ب ممتاز صاحبہ بہت ممنون و مشکور ہوں گی۔

عذر گناہ!

بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض انتظامی خرابیوں کی وجہ سے پچھلی اشاعتوں کا پرچہ دیر سے نکلا گیا اور گزشتہ ۷ ستمبر کے پرچہ میں تو کتابت کی اتنی تاخیر ہوگئی ہے کہ ۱۲ تاریخ سر پر آگئی اور ابھی پرچہ پورا نہیں لکھا گیا۔ کاتب صاحب کے زیادہ سے زیادہ صرف دو صفحے روزانہ لکھنے کی جو بے ڈھنگی رفتار ہے، اس کی بنا پر ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ کمی کبھی پوری نہ ہوگی اور اس کی وجہ سے ہر اشاعت کا پرچہ دیر سے نکلنا کچھ مناسب نہیں۔ لہٰذا ہم نے ۷ اور ۲۱ ستمبر دو تاریخوں کا پرچہ ملا دیا ہے اور امید ہے کہ آئندہ سے پرچہ وقت پر نکلا کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(بقیہ صفحہ ۱)

گر تیری نظر عنایت سب پر ایک سی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ تو بے نیاز ہے تجھے بندوں کے طاعت و عبادت کی حاجت نہیں

مولیٰ میری کم سنی پر رحم کر اور عقل سلیم عطا فرما جس سے اپنے نیک و بد کی تمیز کر سکوں۔ الٰہی مجھے اور میرے کل بھائی بہنوں کو توفیق عطا فرما کہ راہ مستقیم پر چلنے کی کوشش کریں اور تجھے معبود حقیقی سمجھ کر تیری بندگی میں رہا کریں۔ آمین ثم آمین۔

(ہندی ز۔ ۵)

عارتوں کی تباہی کسی طرح نہیں برداشت کر سکتا۔ لیکن جب روسی فنون کی حفاظت کی ذمہ داری اُس کے ہاتھ میں دیدی گئی تو اُس نے بہت کہنے سننے سے اپنا استعفا واپس لے لیا۔ اب لونا کارسکی محکمۂ تعلیم کے اعلیٰ عہدیدار کی حیثیت سے کتبخانوں، عجائب خانوں، مصوری اور سائنس کے اداروں، تھیٹروں، موسیقی، سینما غرض روس کی تمام تمدنی پہلو کا مختار کل ہے۔ وہ ایک شاعر ہے، ایک ڈرامہ نویس ہے، اور نئی نوع سے ایک محبت کرنے والا ہے، پھر بھی وہ ایک انقلاب پسند ہے اور ایک اشتراکی ہے۔ اس نے روسی نظام تعلیم کو وہ وسیع تمدنی حیثیت بخشی ہے جو آجکل اس میں ہر ایک نظر آرہی ہے۔

ایک دوسرا شخص جس نے روسی تعلیم میں اس قدر انقلاب پیدا کیا، کروپسکایا ہے جو لینن کی رفیقۂ حیات ہے۔ جلا وطنی کے زمانہ میں بھی اسنے تعلیم پر خاص توجہ رکھی اور "عام تعلیم اور جمہوریت" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ وہ بہت معمولی کپڑے پہنتی ہے اور اس کی صورت شکل کسی قدر غیر دلچسپ اور بدنما ہے لیکن محض چند منٹ کی گفتگو کے بعد اس سے دلچسپی ہونے لگتی ہے۔ اس کی طبیعت کا اندازہ اس کے ان چند الفاظ سے ہوسکتا ہے جو اسنے لینن کی وفات کے بعد سوویٹ کانگریس میں ارشاد فرمائے تھے۔

"دوستو، مزدور اور مزدورنیو، کاشتکار مرد اور عورتو! میں تم سے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں۔ تم لینن کی شخصیت کا ظاہرا احترام نہ کرو۔ اس کی یاد میں مجسمے نہ بناؤ۔ اُسے خود اپنی زندگی میں ان چیزوں کا خیال نہ تھا۔ یاد کرو کہ تمہارے اس ملک میں کس قدر غربت اور افلاس ہے۔ اگر تم لینن کے نام کی عزت کرنا چاہتے ہو تو تم بچوں کے گھر، کنڈر گارٹن، اسکول، کتبخانے، ہسپتال، شفاخانے اور لنگڑے لولے اور اپاہجوں کے لئے قیام و آرام کی جگہیں مہیا کرو۔"

(باقی)

صحافتِ نسوانی کا گوہر تاباں

یعنی

نورجہاں

ہندوستان بھر میں اس وقت صرف نورجہاں ہی ایک زنانہ رسالہ ہے جو صحیح معنوں میں صحافت نسائی کا حقیقی نمونہ کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس رسالہ کی ایڈیٹر، منیجر، اسسٹنٹ منیجر اور کل عملہ زنانہ ہے۔

نورجہاں مستورات کے لئے شمع علم و ہدایت ہے کیونکہ اس میں جہاں ان کے حقوق کی نگرانی، وکالت اور تائید کی جاتی ہے وہاں انھیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ عورت کا مقصد حیات کیا ہے۔ گھر کی چار دیواری کے اندر اس کے فرائض کیا ہیں۔ علاوہ ازیں خانہ داری، بچوں کا رکھ رکھاؤ، تربیت و پرورش اطفال، تندرستی اور صحت کے اصول، نیز ہر قسم کے لذیذ کھانے، مربّے، اچار، چٹنیاں وغیرہ تیار کرنے کی ترکیبیں اور اخلاق آموز دلچسپ افسانے ہر ماہ شائع ہوتے ہیں۔

قسم اول چندہ سالانہ ۵ر نمونہ ۵ر قسم دوم چندہ سالانہ ۳ر نمونہ ۴ر

مستقل خریداروں کو سال بھر میں تین خاص نمبر دئے جاتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

خاتون منیجر رسالہ "نورجہاں" امرتسر

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی سے ہر قسم کی کتابیں مل سکتی ہیں

(منیجر)

رفتارِ تعلیم

حکومتِ ہند کی تعلیمی رپورٹ بابتہ سنہ ۲۶-۱۹۲۵

حکومت ہند کی تعلیمی رپورٹ بابت سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء شائع ہوگئی ہے۔ یہ رپورٹ مختلف صوبجات کے تعلیمی اداروں کے ڈائرکٹران تعلیم کی رپورٹوں کا خلاصہ ہے۔ پنجسالہ رپورٹ بھی اس سال شائع ہوجائے گی۔ جس میں گذشتہ پانچ سال کی ترقی تعلیم کے متعلق مفصل معلومات ہونگی۔

پنجاب اور مدراس میں ترقی

سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء میں خلاف معمول ملک میں تعداد طلبا مزید زیادہ بڑھی۔ اعلیٰ تعلیمگاہوں کی تعداد میں ۹۳۲۲ کا اور طلباء کی تعداد میں ۶۹۰۹۷۷ کا اضافہ ہوا۔ سال ماسبق میں گو تعلیم گاہوں کی تعداد ۹۳۰۷ کا اضافہ ہوا تھا لیکن طلبا کی تعداد ۳۰۷۱۳۷۵ تک ہی پہنچی تھی۔ اس سال مستند اور غیر مستند مدارس میں طلبا کی تعداد میں ۹۳۰۰۰۷ اضافہ ہوا سال ماسبق میں صرف ۳۹۰۹۰۰ طلبا کا اضافہ ہوا تھا۔ رپورٹ سے منظر ہے کہ مستند تعلیمگاہوں اور طلبا کی تعداد میں ہر صوبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن مدراس کے صوبہ میں مدارس کے اضافہ میں زیادہ ترقی رہی۔ کیونکہ مندرجۂ بالا ۹۳۲۲ میں یہاں ۳۵۵۰ مدارس کھلے۔ طلباء کی تعداد میں بھی یہیں پر زیادہ اضافہ ہوا۔ کیونکہ ۱۵۶۱۲۱ کی تعداد بڑھی۔ مدراس کے بعد صوبہ پنجاب ہے۔ جہاں ۴۰۲۵۰ طلباء کا اضافہ ہوا۔

آبادی سے تعلیم کی نسبت

مردوں کی تعلیم میں ۳۵ کی شرح کا اضافہ ہوا۔ گذشتہ دس سالوں میں کسی ایک سال میں زیادہ اضافہ ہے جو کسی ایک سال میں ہوا اور اب آبادی کی نسبت سے تعلیم یافتوں کی تعداد ۲½ فیصدی ہے۔ جو نہایت ناقابل اطمینان ہے۔ تاہم گزشتہ دس کی نسبت آبادی سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس وقت صرف ۳ء۷ فیصدی تعداد تھی۔ تعلیم نسواں کی رفتار بہت کم ترقی ہوئی۔ کیونکہ سنہ ۱۹۱۶ء میں ۹ء۰ فیصدی تھی اور اب ۱ء۳ فیصدی ہے تمام صوبوں کی رپورٹ سے منظر ہے کہ پنچ قوموں کو تعلیم سے اب بھی بہت حد تک باز رکھا جاتا ہے۔ اور یہ ایک بے حد پیچیدہ سوال ہے۔ بہار

واڑیسہ کے ڈائرکٹر نے سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء کے متعلق اپنے صوبہ میں ایک گشتری کے اعداد بہم پہنچائے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

پہلی جماعت کے طلبا میں سے ۹ فیصدی کو ایک سال کے بعد ترقی دی گئی۔ ایک سال سے زیادہ تعلیم کے بعد ۱۱ فیصدی کو ترقی دی گئی اور دو برس کی تعلیم کے بعد آٹھ فیصدی کو ترقی دی گئی۔

ذرائع اور اخراجاتِ تعلیم

تعلیم پر مجموعی اخراجات کے متعلق رپورٹ سے منظر ہے کہ اخراجات میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ یعنی ایک کروڑ نوے لاکھ نوے ہزار تین سو دس روپئے کا

حالانکہ سال ماسبق میں ستانوے لاکھ گیارہ ہزار نو سو ستر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس امداد میں صوبہ بمبئی نے ساڑھے سینتیس لاکھ اور بنگال نے ۲۰ لاکھ روپئے سے حصہ لیا۔ مختلف صوبجات میں اخراجات کے نقشہ سے ظاہر ہے کہ حکومت کے امدادی بورڈ اور دیگر سرمایہ کو کتنی اختلافی نسبت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ صوبجات متحدہ کے اخراجات تعلیم یہ سرمائے ۵۰۰ فیصدی کے متحمل ہیں۔

اس کے برعکس بنگال میں مجموعی اخراجات پر صرف ۳۰ء۱ فیصدی کا بار ہے۔ صوبجات متوسط میں مجموعی اخراجات میں سے آمدنی فیس طلبا صرف ۲ء۱۱ فیصدی کی کفیل ہے۔ حالانکہ بنگال میں کل کے ۲ء۴۱ فیصدی اخراجات فیس طلبا سے نکالے جاتے ہیں۔ صوبہ مدراس مذکرہ ذرائع آمدنی کے علاوہ، دیگر ذرائع کی مستقل مد ہے جو تعلیم کے باب میں لوگوں کی انفرادی کوششوں کے نتیجہ سے قائم ہیں۔ اس ذریعہ سے صوبہ کے ۲۲½ فیصدی اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ بمبئی میں دیگر ذرائع کی مد سے صرف ۶ء۱۱ فیصدی خرچ پورے ہوتے ہیں۔

صوبہ بہار واڑیسہ میں مقامی بورڈ سے ½۲۰ فیصدی اخراجات کے لئے جاتے ہیں۔ مگر بنگال میں ان مقامی کمیٹیوں پر ۱ء۵ فیصدی صرفہ کا بار ہے

انجنیری اور ڈاکٹری

مختلف شعبہ جات تعلیم کے طلبا کی صحیح تعداد نہیں بتائی جاسکتی ہے۔ مگر یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقریباً دو سو طلبا سلم انجنیری اور صنعت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں اور نو سو سے زائد طلبا مسلم ڈاکٹری میں ہیں۔ ایک سو سینتالیس طلبا حکومت ہند

کرونگا۔" مچھلی بولی "نہیں میاں سواری نہیں کروگے تیروگے۔" "ہاہاہا تیروں گا۔ یہ تو اور بھی اچھا ہے۔"

اب اس مچھلی کے سہارے حمید و میاں نے سارے سمندر میں تیرنا شروع کیا۔ چاروں طرف سے ننھی ننھی چمکتی ہوئی مچھلیاں آ آکر جمع ہونے لگیں۔ حمید و کو تیرتا دیکھ کر انہوں نے خوب ہنسنا اور ناچنا شروع کیا۔ ادھر سے دریائی چڑیوں نے ایک دوسرے سے چلا چلا کر کہنا شروع کیا "اری دیکھو تو۔ ذرا دیکھو تو۔ حمید و کس مزہ سے تیر رہا ہے۔"

تیرتے تیرتے جب دور نکل گئے تو ایک جہاز ملا۔ جہاز پر حمید و کا باپ تھا۔ چاروں طرف حمید و کو دیکھتا اور ہر ایک سے پوچھتا تھا کہ بھائی تمہیں تو نہیں دکھائی دیا" حمید و نے جو باپ کی آواز سنی تو چپکے سے مچھلی سے کہا "ارے غوطہ لگا۔ جلدی سے۔ غوطہ۔ نہیں وہ دیکھ لینگے۔"

مچھلی نے ایسا گہرا غوطہ لیا کہ سمندر کی تہ کو پہونچی۔ وہاں طرح طرح کی سیپیاں تھیں۔ رنگ برنگ کے گھونگے تھے اور ایسے ایسے درخت کہ حمید و نے کبھی دیکھے بھی نہ تھے۔ حمید و نے جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا تو آنکھوں میں پانی بھر گیا اور یہ لگا چیخنے کہ "بس بس اب اوپر چلو اوپر۔ میرا دم گھٹتا ہے۔" مچھلی اوپر نکلی اور حمید و نے پانی سے سر نکالا ہی تھا کہ ایک بڑا سا پرندہ اوپر سے آیا کچھ کالا کچھ سفید اور اس نے حمید و کو چونچ میں اٹھا لیا اور اپنے پر خوب پھیلا کر اسے ہوا میں اچھالا اور اپنی پیٹھ پر بٹھا لیا۔ حمید و چلایا "او ہو ہو ہو۔ اب تو میرے پر ہو گئے۔ میں تو اڑوں گا۔ میں تو اڑونگا۔"

یہ پرندہ نیچا اڑا ہی چلا گیا۔ رکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ ادھر سورج برابر نیچا ہوتا جاتا تھا اور آخر کو بالکل غائب ہی ہو گیا۔ حمید و کے قریب سے عورت گزری جو بڑے بڑے نہایت ڈھیلے بالکل کالے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔ یہ رات تھی اور اوپر سے زمین کو جا رہی تھی لیکن پرندہ اور حمید و تھے کہ اوپر ہی چلے جاتے تھے اور اڑتے اڑتے چاند اور تاروں کی بستی میں پہونچ گئے۔ ننھے ننھے چمکتے ہوئے تاروں نے کہا "میاں حمید و۔ سلام علیکم۔ کہاں سے آتے ہو۔ اب تو بہت دیر ہو گئی ہے۔ تمہارے تو سونے کا وقت ہے۔" مگر حمید و نے کہا "میں نہیں سونے کا۔ میں تو اڑوں گا۔ اوپر چلا ہی جاؤنگا اوپر۔ میں تو آسمان کے اندر جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ یہ سورج دوسری

طرف سے کیسے نکلتا ہے۔" ستارے خوب کھلکھلا کر ہنسے۔ ایسے کہ آنکھیں بند ہو ہو گئیں اور نیچے سے دیکھنے والوں کو معلوم ہوا کہ یہ جھل مل جھل مل کر رہے ہیں۔ اور پرندے نے کہا کہ "تم آسمان میں جانا چاہتے ہو۔ وہاں تو میں بھی نہیں جا سکتا۔ نہیں ایسے ہی جانا ہو تو بادلوں کے ساتھ جاؤ۔ میں اب آگے نہیں جاتا۔" "اچھا تو میں بادل کے ساتھ جاؤں گا۔ چلو مجھے بادل کے پاس پہونچا دو۔ بس چلو جلدی۔ چلو۔ چلو۔"

پرندے نے اپنا رخ موڑا اور سیدھے ہاتھ کی طرف سے کچھ بادل آ رہے تھے ان کی طرف چلا۔ اسے دیکھ کر ایک کالا کالا بادل بھی اس کی طرف لپکا اور قریب آکر حمید و کو گود میں لے لیا۔ اس کی گود بڑی ٹھنڈی ٹھنڈی تھی اور ایسی نرم جیسے حلوا۔ بادل حمید و کو گود میں لیکر جو چلا تو حمید و کو ایسا لگا جیسے اس کے گالوں پر دو بوندیں گریں۔ دو بڑی بڑی گرم گرم بوندیں۔ حمید و کچھ اداس سا ہو گیا اور کہنے لگا کہ "یہ تو ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے میری ماں کے آنسو ہوں۔" بادل نے بتایا کہ "ہاں بیٹا۔ یہ تیری ماں کے آنسو ہیں۔ وہ تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئی تھی اور ایک جگہ بیٹھی رو رہی تھی کہ میں پاس سے گزرا تو میں یہ دو آنسو ساتھ لیتا آیا۔ بس اب اداس مت ہو۔ انہیں پونچھ ڈالو۔ ہم بس اب آسمان پہونچتے ہی ہیں۔ منہ ہاتھ خوب صاف ہونے چاہئیں۔ وہاں فرشتوں کا پہرہ ہے غلیظ آدمی کو اندر نہیں آنے دیتے۔" یہ باتیں دیکھ کر حمید و نے رونا شروع کیا اور اتنا رویا اتنا رویا کہ ہچکی بندھ گئی۔ وہ بادل سے سسک سسک کر کہنے لگا "نہیں میں اب آسمان میں نہیں جاؤنگا۔ میں سورج کو بھی نہیں دیکھوں گا۔ مجھے اب کچھ درکار نہیں۔ مجھے تو گھر لے چلو۔ میں اپنی اماں کے پاس جاؤں گا۔ بس۔"

حمید و نے یہ کہا ہی تھا کہ بادل بڑی تیزی سے نیچے کو چلا۔ سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ یہ جا وہ جا اور ایک جگہ خوب نیچے ہو کر بادل نے حمید و کو گود سے نیچے ڈال دیا۔ یہ دھم سے ایک چنبیلی کے پیڑ کے پاس گرا۔ اس نے جو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ ماں دونوں ہاتھوں سے چنبیلی کی شاخیں ہٹا رہی ہے۔ خوشی سے باچھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور چلا رہی ہے "ارے لوگو دیکھو میرا حمید و یہ ہے۔ میرا حمید و یہ ہے۔" اسی وقت سورج بھی اوپر سے نکلا اور چنبیلی کی ٹہنیوں میں سے جھانک کر اس نے حمید و کا منہ دیکھا اور کچھ اس طرح مسکرایا کہ اسکا سارا چڑچڑا چہرہ اس مسکراہٹ سے دمکنے لگا۔

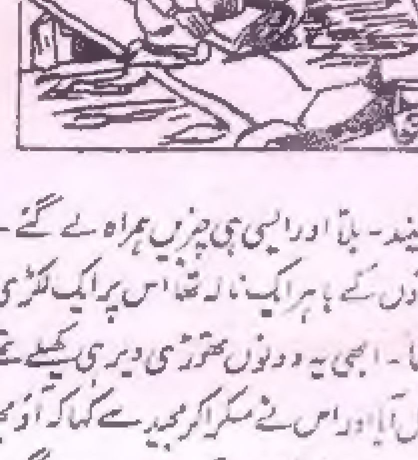
چودھواں انعامی معمّہ

(۱)



رشید اور مجید دونوں ہم مکتب اور ہمسایہ لڑکے تھے۔ دونوں بے حد شریر تھے۔ ایک دن جب کہ مدرسہ کی چھٹی تھی دونوں بچے کھیل کود کیلئے گاؤں کی طرف چلے چلتے وقت دونوں بچے اپنا ناشتہ۔ آری۔ بھولا۔ گیند۔ بلا اور ایسی ہی چیزیں ہمراہ لے گئے۔ ان کا کتا "جھبرا" بھی ساتھ تھا۔ گاؤں کے باہر ایک نالہ تھا اس پر ایک لکڑی کا تختہ پل کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ ابھی یہ دونوں تھوڑی دیر ہی کھیلے تھے کہ رشید کے دل میں ایک خیال آیا اور اس نے مسکرا کر مجید سے کہا کہ آؤ مجید! اس آری سے تختہ کو کاٹ دیں اور تھوڑا سا باقی رہنے دیں جب گوالے آئیں گے وہاں کے جانور اور وہ اس پر سے گزرتے وقت نالے میں گر پڑینگے تو عجب لطف آئیگا۔

۲



مجید نے اس تجویز کو پسند کیا۔ چنانچہ رشید نے آری سے تختہ کو کاٹ ڈالا۔ جب یہ دونوں تختہ کاٹنے میں مشغول تھے تو ان کا "جھبرا" ان کے ناشتہ کا ملاحظہ کر رہا تھا جب تختہ کاٹ چکے تو اپنے ڈیرے پر واپس ہوئے دیکھتے کیا ہیں جھبرا رشید کی ٹکیہ منہ میں دبائے ہے۔ دونوں اسے مارنے دوڑے۔ جھبرا تختہ پر سے ہو کر نالہ کے اس پار بھاگا۔ یہ دونوں بھی اس کے پیچھے پیچھے غصہ میں

۳



بھرے ہوئے بھاگے لیکن جوں ہی یہ بیچوں بیچ تختہ پر آئے تختہ ان کے بوجھ سے ٹوٹ گیا اور دونوں دھڑام سے نالہ میں آ پڑے تمام کپڑے پانی میں ڈوب گئے اور۔ .....

.....

معمّہ

یہ بھی تصویری کہانی کا ایک معمّہ ہے یہ کہانی چار حصّوں میں تقسیم ہے۔ تین حصّوں کو تصویر اور عبارت دونوں میں ظاہر کر دیا ہے۔ چوتھا حصہ مطلوب ہے۔ چوتھے حصہ کو تصویر اور عبارت دونوں میں لکھ کر کہانی کو پورا کیا جائے۔ نیز اس کہانی سے متعلق فارسی یا اردو کی زبان میں ایک موزوں شعر یا سرخی و عنوان بھی قایم کیا جائے۔

نوٹ:۔ تصویر کی موزونیت پر دو روپیہ کا اور عبارت کی موزونیت پر ایک روپیہ کا انعام دیا جائے گا۔ حل اس پتہ پر۔

م۔ ب۔ ممتاز مارہروی۔ کمبوہ محلہ۔ عقب مسجد خورد
مارہرہ ضلع ایٹہ

وصول ہونے چاہئیں

تمام حل تاریخ اشاعت "پیام تعلیم" کے ۲۰ روز بعد تک وصول ہو جانا چاہیے
ہر حل کے ساتھ دو پیسہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔
اگر تصویر اور عبارت دونوں میں حل ارسال کیا جائے تو ایک آنے کا ٹکٹ ملفوف ہونا چاہیے۔ فقط

بچوں کی کتابیں

ننھے بچوں کی کتابیں

ننھی کتاب ... ... ۱۰ر ‖ ننی کتاب ... ... ۱۰ر ‖ پیاری کتاب ... ... ۱۰ر ‖ دُلاری کتاب ۱۰ر

ہماری کتاب ۱۰ر

پچیس کتابیں۔ دوسرا درجہ

۸ سال سے ۱۱ سال تک کے بچوں کے لئے

بچوں کا انصاف	۳ر	خزانہ کا مالک	۳ر
سچا وعدہ	۳ر	دو بہنیں	۳ر
امیر اور بانس والا	۳ر	عقلمند انگشتانہ	۳ر
روس کا شہنشاہ	۳ر	سفید کبوتر	۳ر
لال بی بی	۳ر	بہن کی محبت	۳ر
گل بانو	۳ر	مینڈک شہزادہ	۳ر
عجیب ہنس	۳ر	احسان کا بدلہ	۳ر
چپ شہزادی	۳ر	گبرالوبا	۳ر
فیاض بیگم	۳ر	بدمزاج شہزادی	۳ر
پتھر کا شیر	۳ر	بدی کا بدلہ	۳ر
بلوری جوتا	۳ر	نقلی شاہزادہ	۳ر
نیکی کا پھل	۳ر	مغرور شہزادی	۳ر
ابراہیم نائی	۳ر		

پچیس کتابیں۔ تیسرا درجہ

۱۱ سال سے ۱۴ سال تک کے بچوں کے لئے

ستارہ کی گڑیا	۲ر	شہزادہ عزیزہ	۵ر
پہاڑی ماں کی کہانی	۳ر	دکھ کے بعد سکھ	۳ر
تقدیر اور تدبیر	۳ر	پادری کا دلچسپ قصہ	۳ر
چالاک چور	۳ر	سمندر کی سنہری پری	۳ر
چالاک بلی	۳ر	جابر شاہزادی	۴ر
بقراط اور جالینوس	۴ر	ایک سست لڑکا	۵ر
فتنہ کی کہانی	۳ر	بھول بھلیاں	۵ر
چور و مار راجہ	۳ر	لوہے کو لوہا کاٹتا ہے	۲ر
اپاہج فقیر	۳	چالاک بھانجہ	۳ر
سعد اور سعید	۳ر	دو بھائی	۶ر
شہزادہ جمشید	۳ر	جادو کا برج	۳ر
چھوٹ موٹ کا بھوت	۳ر	عجیب عینک	۳ر
کپوا اور بانو	۶ر		

ملنے کا پتہ

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی

بچوں کا کتب خانہ

دنیا کے بسنے والے

حبشیوں، امریکہ کے پرانے باشندوں، بدو عربوں، افریقہ کے بونوں اور جاپان، سوئٹزرلینڈ اور ان ملکوں کے لوگوں کے حالات جہاں ہر وقت برف گرتی ہے۔ سید بشیر حسین زیدی صاحب بی۔ اے (کنٹب) بیرسٹر ایٹ لا ہیڈ ماسٹر مسلم یونیورسٹی اسکول علی گڑھ نے بچوں کے لئے آسان زبان میں لکھی ہے۔ کتاب میں تقریباً ۵۰ تصویریں ہیں جن میں سے بعض تو ایسی ہیں کہ انہیں دیکھ کر ہنسی ضبط کرنا محال ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔ ٹائٹل خوبصورت اور رنگین۔ قیمت صرف ۲؍

تاریخ ہند کی کہانیاں

بنت نصیر الدین ہمدرد نے سینکڑوں برس پہلے کے ہندوستان کی تاریخی کہانیاں ایسی آسان اور پیاری زبان میں لکھی ہیں کہ کوئی بچہ کتاب شروع کرنے کے بعد بغیر ختم کئے چھوڑ نہیں سکتا۔ ماں باپ یہ کتاب اپنے بچوں کو اسلئے دیتے ہیں کہ اسے پڑھ کر بچوں کو تاریخی معلومات ہوتی ہے اور بچے اسلئے پڑھتے ہیں کہ قدیم ہندوستان اور اسکے باشندوں کے متعلق اس سے زیادہ دلچسپ کہانیاں انہیں مل نہیں سکتیں۔ قیمت صرف ۳؍

ترکوں کی کہانیاں

اس کتاب میں ترک بچوں کی بہادری اور ہمت و جرأت کی چند سچی کہانیاں ہیں جنکے پڑھنے سے بچوں میں قومی جوش پیدا ہوتا ہے اور ان ترک بچوں کی طرح وہ بھی تندرست اور بہادر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کتاب بھی بس اب ختم ہو چکی ہے۔ صرف چند باقی رہ گئی ہیں۔ اگر فوراً طلب نہ کیجیگا تو پھر دوسری بار چھپنے تک انتظار کرنا ہوگا۔ آج ہی خط لکھ دیجئے۔ قیمت صرف ۴؍

گدھے کی آپ بیتی

یہ کونٹس صاحب کی پرمذاق کتاب ہے۔ اسمیں ایک بہت بڑے تجربہ کار گدھے نے اپنی زندگی کے بڑے مزیدار حالات بیان کئے ہیں جو انسانوں کو برا بھلا کہا ہے۔ گدھا دھوبی کے یہاں رہتا تھا وہاں سے بھاگ نکلا کیس کا بچی ہوس میں کھیل کھانے بد شوق کے ہاتھ پڑا۔ ایک کالونش کی گدھا دوڑ میں بھاگا۔ پھر سرکس کمپنی میں نوکر ہو گیا اور طرح طرح کی مصیبتوں میں پھنسنے کے بعد آخر ایک نئے مالک کے ہاں آرام سے رہنے لگا۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھتا ہے بے اختیار ہنس دیتا ہے۔ قیمت ۱۰؍

بہار کے پھول

جناب ابو الاثر حفیظ جالندھری کی پیاری پیاری ۲۰ عمدہ نظموں کا مجموعہ جس میں عید، شب برات اور دیوالی دسہرہ کے تہوار پر گنگا اشنان پر اور بہار بسنت اور برسات کے موسم پر رہٹ کی سہانی اور میٹھی میٹھی صدا پر دھوبی کی چھو اچھو پر بڑی مزیدار نظمیں ہیں۔ اسی طرح بھائی کی یاد، فقیری، ڈھنگ، جگنو، تیتری پر نظمیں قیمت ۶؍

چن چن

چین کے ایک بچے چن چن کی کہانی جس نے اپنے ایک دوست کی چوری کی اور اس گناہ کی وجہ سے اسکے گال سوج کر کپا ہوگئے۔ سب کے بیٹے علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر چن چن ایک دن اندھی کی راتیں وہ جنگل میں گیا اور بونوں نے اس سے چوری کی توبہ کروا کر اسکے گال ٹھیک کر دیئے۔ قیمت ۵؍

سیرت پاک

ہمارے نبیؐ

خدا کے پیارے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ کی پاک زندگی کی کہانیاں نہایت آسان زبان میں۔ اس کتاب میں آپکے بچپن سے آخر عمر تک کے تمام حالات درج ہیں۔ بچے بڑے مزے لیکر اسے پڑھتے ہیں۔ چھوٹی سی خوبصورت کتاب ہے۔ اسکے لکھنے والے ہندوستان کے مشہور پروفیسر سید نواب علی صاحب ایم۔ اے ہیں۔ صرف چند کتابیں باقی رہ گئی ہیں فوراً لکھ بھیجئے ورنہ دوسری بار چھپنے کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت صرف ۴؍

سرکار کا دربار

از احمد الیاس حسیب محمد مجیبی۔ رسول مقبول صلعم کی سیرت پر بچوں کیلئے آسان اور سہل خوش زبان میں پیدائش سے وفات تک کے مفصل حالات اس طرح لکھے گئے ہیں کہ تمام واقعات بھی آجائیں اور بچوں کے دماغ پر کچھ بار بھی نہ پڑے۔ خانہ کعبہ، مسجد نبوی اور بیت المقدس کی عکسی تصویریں۔ سرورق نہایت دلکش اور خوبصورت جس پر روضۂ پاک نبی کریمؐ کے فوٹو نے چار چاند لگا دئے ہیں۔ کتابت اور طباعت نہایت پاکیزہ۔ حجم تقریباً ۲۰۰ صفحات قیمت ۸؍

ہمارے رسولؐ

خواجہ عبدالحئی صاحب فاروقی جو جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں تفسیر کے پروفیسر ہیں قرآن شریف کی تفسیر لکھ رہے ہیں۔ یہ تفسیر بڑی عمر کے لوگوں کے لئے ہے لیکن ہماری درخواست پر خواجہ صاحب نے چھوٹے بچوں کے لئے بھی ایک دلچسپ رسول کریم صلعم کے حالات زندگی ہیں۔ زبان اتنی سہل اور طرز بیان ایسا موثر ہے کہ بچوں کے دل میں اچھے کام کرنے اور خدا کے حکم ماننے کا خود بخود شوق پیدا ہوتا ہے قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ قرولباغ دہلی

بحکم انجمن تعلیم جامعہ باہتمام سید عابد حسین صاحب پرنٹر و پبلشر زیر اہتمام مسٹر محمد مجیب بی۔ اے (آکسن) مطبع جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں طبع ہو کر دفتر "پیام تعلیم" قرولباغ دہلی سے شائع ہوا۔